سورة الحجر

آیات ۸۰ - ۹۹

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۙ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؕ﴿۸۴﴾
وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ
﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلْ اِنِّيْۤ اَنَا
النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۚ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۙ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَ رَبِّكَ
لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا
كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ
يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ﴿۹۸﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ
الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

آیات
99

سُوْرَةُ الْحِجْر

مكية

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ①

سورت کا مرکزی مضمون

انتہائی مشکل حالات میں آفاقی، انفسی اور تاریخی استدلال کے ذریعے کفار کے دباؤ اور دنیا پرستی سے بچ کر عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت پر مشتمل قرآنی دعوت کے عظیم کام کو جاری رکھنے کی ہدایت

(آیات 1 تا 15) - آپ ﷺ کو تسلی - یہ قرآن بجائے خود ایک واضح حجت ہے، یہ کسی خارجی نشانی یا کسی معجزے کا محتاج نہیں ہے، جو لوگ اس کو آج جھٹلا رہے ہیں یہ جلد ہی پچھتائیں گے۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑو، یہ چند دن اپنی خود فراموشیوں میں مگن رہ لیں، پھر ان کے لیے اللہ نمٹ لے گا - غلبۂ اسلام کی بشارت بھی

(آیات 16 تا 25) - قرآن کی دعوت کی صداقت کی جو نشانیاں آفاق میں موجود ہیں ان کی یاد دہانی- آسمان پر چمکتے ستاروں، زمین کی انواع و پیداوار اوع عجائبات پر غور کی دعوت

(آیات 26 تا 48) —قصہ آدم و ابلیس سے کفار کی گمراہی کے اصل مصدر کی وضاحت ابلیس اور اس کی ذریات نے انہیں اس ضلالت میں مبتلا کر رکھا ہے، انجام پہ غور کرو

(آیات 49 تا 77) — قومِ لوط پر فرشتوں کا نزول (ایک تباہ کن عذاب کے ساتھ)، اگر دیدۂ بینا رکھتے ہو تو ان کے انجام سے عبرت حاصل کرو۔

(آیات 78 تا 84) - قوم شعیب اور قوم ثمود کے انجام کا اجمالی ذکر۔ ان کے کھنڈرات تمہارے تجارتی راستوں پر واقع ہوئے ہیں، دیدۂ عبرت رکھتے ہو تو ان کے انجام سے سبق سیکھو

(آیات 85 تا 99) - نبی اکرم ﷺ کو استہزاء اور مشکل حالات میں تسلی اور صبر کی ہدایت —دعوت و تبلیغ کے آداب بھی

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾

وَلَقَدْ كَذَّبَ - اور یقیناً جھٹلایا

كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكْذِيْبٌ : جھٹلانا، تکذیب کرنا (۱۱)

اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ - اہل حجر نے رسولوں کو

اَصْحٰبُ الْحِجْر : حجر کی وادی میں رہنے والے (قومِ ثمود)

وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا - اور ہم نے دی تھیں ان کو اپنی نشانیاں

فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ - تو وہ تھے ان سے اعراض کرنے والے

مُعْرِض : اعراض کرنے والا

وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ - اور وہ تراشتے تھے

نَحَتَ يَنْحِتُ ، نَحْتًا : تراشنا

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا - پہاڑوں سے گھر

اٰمِنِيْنَ - امن میں ہونے والے ہوتے ہوئے

اٰمِنِيْن ، اٰمِنٌ کی جمع (اسم فاعل) ۔ بے خوف، مطمئن، امن میں

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ - آخر کار آ پکڑا انھیں ایک زبردست دھماکے نے

اَخَذَ يَاْخُذُ ، اَخْذًا : پکڑنا، لینا

الصَّيْحَة : چیخ، چنگھاڑ، دھماکہ، خوفناک آواز

فَمَآ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَؕ ﴿۸۴﴾

مُصۡبِحِيۡنَ - صبح سویرے (صبح کرنے والے ہوتے ہوئے)

مُّصْبِحِيْن : صبح کرنے والے

فَمَآ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ - پھر کام نہ آیا ان کے

اَغْنٰى يُغْنِىْ ، اِغْنَآءٌ :کام آنا (IV)

اردو میں : غنی، اغنیاء، غنا، استغناء

مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ - وہ جو وہ کماتے تھے

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَۙ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَۙ ﴿٨١﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَۙ ﴿٨٣﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَؕ ﴿٨٤﴾

حجر کے لوگ بھی رسولوں کی تکذیب کر چکے ہیں
ہم نے اپنی آیات اُن کے پاس بھیجیں
اپنی نشانیاں اُن کو دکھائیں، مگر وہ سب کو نظر انداز ہی کرتے رہے
وہ پہاڑ تراش تراش کر مکان بناتے تھے اور اپنی جگہ بالکل بے خوف اور مطمئن تھے
آخر کار ایک زبردست دھماکے نے اُن کو صبح ہوتے آ لیا
اور اُن کی کمائی اُن کے کچھ کام نہ آئی

Surely the people of al-Hijr also rejected the Messengers, calling them liars.
We also gave them Our Signs, yet they turned away from them.
They used to hew out houses from the mountains and lived in security.
Then the Blast caught them in the morning and whatever they had been earning proved of no avail.

وَلَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَۙ ﴿٨١﴾ وَكَانُوۡا يَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا اٰمِنِيۡنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَۙ ﴿٨٣﴾ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَؕ ﴿٨٤﴾

اصحاب الحجر

- اصحاب حجر سے مراد قوم ثمود ہے، "حجر" شمالی عرب اور شام کے درمیانی علاقہ کو کہتے ہیں۔ یہ قوم ثمود کا مرکزی شہر تھا۔ اس کے کھنڈر مدینہ کے شمال مغرب میں موجودہ شہر "العلا" سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ یہ علاقہ قوم ثمود کا مسکن تھا جن کے اندر حضرت صالح (علیہ السلام) کی بعثت ہوئی۔ مدینہ سے تبوک جاتے ہوئے یہ مقام شاہراہ عام پر ملتا ہے
- یہاں ان کے تذکرے سے مقصود قریش کو ان معذب اقوام کے آثار و نشانات کی طرف توجہ دلانا ہے جن پر سے ان کو برابر گزرنے کے مواقع ملتے رہتے تھے۔ اسی وجہ سے قوم ثمود کے ذکر کے ساتھ ساتھ سرزمین لوط، سرزمین شعیب کا بھی ذکر ہوا کیونکہ یہ تینوں خطے باہم متصل ہیں اور عرب قافلوں کی یہ عام گزرگاہ تھے (تفصیل سورۃ ہود میں
- قومِ ثمود نے رسولوں کی تکذیب کی (یہاں جمع کا صیغہ شاید اس لیے لایا گیا ہے کہ ایک رسول کی تکذیب سب کی تکذیب ہے)، ساتھ ساتھ انہوں نے اللہ کی طرف سے بھیجی جانے والی نشانیوں (عقلی، فطری دلائل اور معجزات) کو بھی جھٹلایا
- اصحابِ حجر کو سنگ تراشی کے فن میں کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو تراش کر ان کے اندر نہایت مستحکم اور شاندار مکانات بناتے تھے اور اپنی اس ٹیکنالوجی پر ان کو بڑا ناز اور فخر تھا۔ لیکن تکذیب کے جرم پر ان کے ساتھ بھی وہی ہوا جو اللہ کی سنت ہے
- ایک دن ان پر اللہ کا عذاب آن پہنچا اور ان کے سارے اسباب و وسائل اور ٹیکنالوجی میں سے کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آ سکی۔ ایک خوفناک چیخ نے ان کو ان کے پتھریلے گھروں اور مستحکم قلعوں کے اندر تباہ کر ڈالا اور ایک شخص بھی زندہ نہ بچا

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ - اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو

وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ - اور اس کو بھی جو ان کے درمیان ہے، حق کے ساتھ

وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ - اور یقیناً وہ گھڑی (قیامت) ضرور آنے والی ہے

آتِيَةٌ آنے والی

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا : آنا

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ - پس آپ نظر انداز کریں اچھے طریقے سے

صَفَحَ صْفَحُ ، صَفْحًا : صرف نظر کرنا، در گزر کرنا، معاف کرنا

اَلصَّفْحَ اَلْجَمِيْلَ : اچھا نظر انداز کرنا

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ - بیشک تیرا رب ہی ہے

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ - خالق اور سب کچھ جاننے والا

وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ - اور یقیناً عطا کی ہیں ہم نے آپ کو

سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ - سات (آیات) بار بار دہرائی جانے والی

ثَنَاء : کسی چیز کو دہرا کرنا | کسی کی بار بار خوبیاں بیان کرنا

مَثَانِي : بار بار دہرائی جانے والی | مَثْنیٰ : اس کا واحد

وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ - اور قرآن عظیم بھی۔

اردو میں : ثانی، ثانیہ، ثنا، مثنوی (ہر دو مصرعے ہم قافیہ)، مثنّیٰ، استثنیٰ

وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَۃَ لَاٰتِیَۃٌ فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ الۡجَمِیۡلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّکَ
ہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَ الۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ ﴿۸۷﴾

ہم نے زمین اور آسمان کو اور ان کی سب موجودات کو حق کے سوا کسی اور بنیاد پر خلق نہیں کیا ہے، اور فیصلے کی گھڑی یقیناً آنے والی ہے، پس اے محمدؐ، تم (اِن لوگوں کی بیہودگیوں پر) شریفانہ درگزر سے کام لو

یقیناً تمہارا رب سب کا خالق ہے اور سب کچھ جانتا ہے

ہم نے تم کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں، اور تمہیں قرآن عظیم عطا کیا ہے

We have not created the heavens and the earth and all that is in between them except with Truth. Surely the Hour will come. So, (O Muhammad), do graciously overlook them (despite their misdeeds).

Your Lord is indeed the Creator of all, the All-Knowing.

We have indeed bestowed on you the seven oft-repeated verses and the Great Qur'an.

محمد اقبال

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾

نبی کریم ﷺ کو تسلی

- یہاں سورت کے اختتام پر نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے بطور التفات۔ اس کی تمہید کے طور پر پہلی بات یہ بتائی گئ ہے کہ زمین و آسمان کا یہ پورا نظام حق پر تعمیر ہوا ہے نہ کہ باطل پر۔ یہ کائنات ایک با مقصد تخلیق ہے کوئی کھیل تماشا نہیں۔ ہندو دیومالائی طرز پر یہ کوئی رام کی لیلا نہیں ہے کہ رام جی جس کو چاہیں راجہ بنا کر تخت پر بٹھا دیں اور جسے چاہیں تخت سے نیچے پٹخ دیں بلکہ یہ کائنات اور اس کی ایک ایک چیز کی تخلیق با معنی اور با مقصد ہے (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) ۔کائنات کی فطرت حق کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے نہ کہ باطل کے ساتھ
- اس کائنات کے بامقصد ہونے کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ ایک ایسا دن آئے جس میں لوگوں سے باز پرس ہو۔ جنہوں نے اس میں نیک کام کیے ہوں وہ اپنی نیکیوں کا صلہ پائیں اور جنہوں نے اس کو ایک بازیچہ اطفال سمجھ کر اس میں صرف اپنے ہوائے نفس کی پیروی کی ہو اس کی سزا بھگتیں۔
- آپ ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا جا رہا ہے کہ قیامت شدنی امر ہے وہ آکے رہے گی اور اس دن یہ لوگ جو تمہاری مخالفت میں آج ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اپنا انجام دیکھ لیں گے تو ان کی مخالفتوں اور شرارتوں سے خوبصورتی کے ساتھ در گزر کرو
- **خوبصورتی کے ساتھ در گزر کا مطلب** یہ ہے کہ نہ ان کی شرارتوں سے بددل اور مایوس نہ ہو، ان کی بیہودہ باتوں کا جواب نہ دیں اور نہ اپنے فرض دعوت و تبلیغ سے دست کش ہو بلکہ اپنے کام میں لگے رہو اور ان کے معاملے کو اللہ پر چھوڑو۔ اگر یہ اپنی روش سے باز نہ آئے تو یہ بھی اسی انجام سے دوچار ہوں گے جس سے رسولوں کو جھٹلانے والی انکی پیشرو قومیں ہو چکی ہیں

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِىۡ وَ الۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِيۡمَ ﴿۸۷﴾

آپ ﷺ کے لیے سرمایہ تسکین و تسلی

- سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِىۡ۔ سات بار بار دہرائی جانے والی آیات: اس پر تقریباً تقریباً تمام امت کا اجماع ہے کہ ان سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے (بعض لوگوں نے اگرچہ اس سے مراد وہ سات بڑی بڑی (سبع طوال) سورتیں بھی لی ہیں جن میں دو دو سو آیتیں ہیں، یعنی البقرہ، آلِ عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف اور یونس۔ لیکن مفسرین کی اکثریت نے فاتحہ ہی مراد لی ہےاور امام بخاری نے اس ضمن مین دو روایتیں مرفوعاً پیش کی ہیں)

- نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان کے لیے یہ شدید مشکل وقت تھا جب ان آیات کا نزول ہوا، آپ ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا گیا کہ آپؐ ان صبر آزما حالات میں دل شکستہ نہ ہوں، آپ کو ہم وہ دولت عطا کی ہے جس کے مقابلے میں دنیا کی ساری نعمتیں ہیچ ہیں۔ (یعنی یہ سورۃ الفاتحہ عطا کی ہےاور پورا قرآنِ کریم بھی، جو زمین و آسمان کی سب سے بڑی نعمت ہے)

- سورۃ الفاتحہ قرآن کے تمام سورتوں میں ایک خاص مقام و منزلت اور بلند قدر و قیمت کا حامل سورۃ ہے۔ یہ پورے قرآن مجید کا خلاصہ ہے، یہ سورۃ نماز کا لازمی جزو ہے، اسے اساس القرآن اورامُ القرآن کہا گیا ہے، اس کو، الدّعاء، الشِفاء، سورۃُ الصّلوۃ، الکافیہ، الحمد، سبع مثانی، تعلیم المسئلہ اور کافی کے ناموں سے بھی یاد کیا گیا، الفاتحہ بندے کی طرف سے دعا ہے اور قران اللہ کی طرف سے جواب۔ قران کے تین بنیادی مضمون توحید، قیامت اور رسالت ہیں جو اس سورۃ میں مذکور ہیں، اس میں اللہ کی پانچ صفاتِ ربوبیت (اسمِ ذات اللہ، رب، رحمٰن، رحیم، مالک) اور پانچ عبودیت کی صفات (عبادت، استعانت، طلبِ ہدایت، طلبِ استقامت، طلبِ نعمت) کا ذکر ہوا ہے، اللہ نے اس کو اپنے اور بندے کے درمیان نصف، نصف تقسیم کیا ہے، الفاتحہ ایک بے مثال دعاء، معارف کا بیش بہا خزانہ اور قران علوم کا ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں باقی 113 سورتوں کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ - آپ ہر گز نہ اٹھائیں اپنی آنکھیں

مَدَّ یَمُدُّ ، مَدًّا : پھیلانا، لمبا کرنا، اٹھانا

عَیْنَیْ اصل میں عَیْنَیْنِ تھا (دو آنکھیں)، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا - اس کی طرف جو ساز و سامان (دنیوی) دیا ہے ہم نے

بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ - مختلف قسم کے لوگوں کو ان میں سے

اَزْوَاج : جوڑے، ہم مثل یا متضاد قسم کی چیزیں، مختلف قسم کے لوگ

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ - اور نہ غم کھائیں ان لوگوں پر

وَاخْفِضْ - اور نیچا رکھیں

خَفِضَ یَخْفِضُ ، خَفْضًا : پست کرنا، جھکانا، نرم روی اختیار کرنا

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ - اپنے پہلو کو ایمان والوں کے لیے (شفقت سے پیش آئیں)

جَنَاح : بازو، پہلو، پرندے کا پر

اردو میں : ذوالجناح

وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا - اور کہہ دیں کہ بیشک میں تو

النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ - صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾

كَمَآ اَنْزَلْنَا - اس کی مانند (تنبیہ) ہم نے بھیجی

اِقْتَسَمَ يَقْتَسِمُ ، اِقْتِسَامًا : تقسیم کرنا (VIII)

مُقْتَسِم : تقسیم کرنے والا (مُقْتَسِمِيْنَ جمع)

عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ - (فرقوں میں) تقسیم ہو جانے والوں کی طرف

عَضَا يَعْضُوْ ، عَضْواً: متفرق کرنا

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ - جنہوں نے کر ڈالا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے

وَ : قسمیہ ہے

فَوَرَبِّكَ - پس قسم ہے تمہارے رب کی

لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ - ہم ضرور باز پرس کریں گے ان سب سے۔

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - ان کاموں کے بارے میں جو وہ کرتے رہے

صَدَعَ يَصْدَعُ ، صَدْعًا

کھول کر سنانا، پھاڑنا مگر جدا نہ کرنا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ - پس آپ اعلان کر دیں جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ - اور مشرکین سے اعراض کریں

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨٨ وَ قُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝٨٩ كَمَآ
الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝٩١ فَوَ رَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٢ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٣ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝٩٠
اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٩٤

تم اُس متاع دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھو جو ہم نے اِن میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے، اور نہ اِن کے حال پر اپنا دل کڑھاؤ۔انہیں چھوڑ کر ایمان لانے والوں کی طرف جھکو ۔اور (نہ ماننے والوں سے) کہہ دو کہ میں تو صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں ۔ہ اُسی کی طرح کی تنبیہ ہے جیسی ہم نے اُن تفرقہ پردازوں کی طرف بھیجی تھی ۔ جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے ۔ تو قسم ہے تیرے رب کی، ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ۔ کہ تم کیا کرتے رہے ہو ۔ پس اے نبیؐ، جس چیز کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے، اُسے ہانکے پکارے کہہ دو اور شرک کرنے والوں کی ذرا پروانہ کرو

Do not even cast your eyes towards the worldly goods We have granted to different kinds of people, nor grieve over the state they are in, but turn your loving attention to the believers instead, and clearly tell the unbelievers: "I am most certainly a plain warner," even as We had sent warning to those who had divided their religion into fragments; those who had split up their Qur'an into pieces. By your Lord, We will question them all concerning what they have been doing. (O Prophet), proclaim what you are commanded, and pay no heed to those who associate others with Allah in His Divinity.

لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلۡ اِنِّىۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۹﴾

آپ ﷺ اور اہل ایمان کو مزید تسلی

- سورۃ الفاتحہ اور قرآنِ کریم جیسی عظیم ترین نعمت کے عطا کیے جانے پر آپ ﷺ اور آپؐ کے توسط سے اہل ایمان کو کہا جا رہا ہے کہ آپ ان نعمتوں کے ہوتے دوسرے لوگوں کو دی گئی زائل ہو جانے والی چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں، آپ کے یہ مخالفین جس راستے پر چل رہے ہیں یہ یقینی ہلاکت کا راستہ ہے، یہ دنیا کی نعمتیں اور متاع ان کے کام آنے والا نہیں
- اس کا یہ مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ دنیا میں محروم طبقات کو حالت محرومیت ہی میں چھوڑ دیا جائے، اور عیش پرست لوگوں کو ان کے مال و منال میں غرق اور مست چھوڑ دیا جائے جبکہ اعلیٰ اقدار مٹ جائیں اور معاشی عدل ختم ہو جائے اور دنیا مستقلاً محرومین اور مترفین کے درمیان منقسم ہو جائے۔ اسلام جو سچائی پر قائم ہے اور جو یہ تعلیم دیتا ہے کہ حق اس کائنات کی روح ہے تو وہ کیسے اس قسم کی ظالمانہ اور غیر عادلانہ صورت حال کو جاری رکھنے کی اجازت دے سکتا ہے؟
- اس کا خاص مفہوم یہ ہے کہ آپ کو رشد و ہدایت کی جو دولت دی گئی ہے وہ ان لوگوں کی زرق و برق زندگی اور دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔ لہٰذا آپ ان سرمایہ داروں کو نظر انداز کر دیں اور مخلص مومنین کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ یہ اہل ایمان جو دنیاوی اعتبار سے اگرچہ غریب ہوں گے لیکن یہ اس سچائی کے حاملین ہیں جس کے اوپر اس کائنات کی تخلیق کی گئی ہے
- لہٰذا اپنی تمام تر توجہات اور شفقتیں اپنے صاحب ایمان ساتھیوں کے لیے وقف کر دیں کی، آپؐ کی نگاہ کرم ان کے دلوں کا سب سے بڑا سہارا ہے۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾

مقتسمین سے کیا مراد ہے ؟ اس آیت کا تعلق آیت 87 سے ہے یعنی پوری بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سبع مثانی اور قرآن عظیم اسی طرح عطا کیا ہے جس طرح ان لوگوں پر اپنا کلام اتارا تھا جنہوں نے اس کے حصے بخرے کرکے اپنے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیا

- مفسرین نے ان آیات کے کئی مطالب بیان کیے ہیں۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس سے مراد اشراف قریش ہیں۔ لیکن اقرب یہی ہے کہ اس سے مراد اہل کتاب خصوصاً یہود ہیں انھوں نے دین کو تقسیم کرڈالا، اس کی بعض باتوں کو مانا، اور بعض کو نہ مانا، اور اس طرح طرح کی کمی و بیشی کرکے بیسیوں فرقے بنا لیے۔ ان کے "قرآن" سے مراد توراۃ ہے جو ان کو اسی طرح دی گئی تھی جس طرح امت محمدیہ کو قرآن دیا گیا ہے۔ اور اس "قرآن" کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالنے سے مراد وہی فعل ہے جسے سورۃ بقرہ آیت ۸۵ میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (کیا تم کتاب اللہ کی بعض باتوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض سے کفر کرتے ہو؟)

- اہل کتاب کا طرزِ عمل بتا کر مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ اللہ نے ان پر کتاب اتاری، مکمل دین عطا کیا، زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہدایات عطا فرمائیں۔ عبادات کا ایک نظام بخشا۔ شخصی قوانین بھی دیے اور پبلک قوانین بھی۔ اسلامی معاشرتی اصول بھی سکھائے اور اسلامی معیشت کی بنیادیں بھی فراہم کیں۔ انسانوں میں مختلف حقوق و فرائض سے بہرہ ور کیا۔ تمدنی اور تہذیبی مسائل کو سلجھایا۔ سیاست کے طور اطوار سکھائے، نظام عدل دیا اور اس کے تمام شعبے قائم کرکے دکھائے۔ حکومت اور ریاست کی صحیح تعریف کی اور اس کے قیام کے طریقے سکھائے۔ سیاست کے آداب واضح کئے اور تعلیم کا منہج اور مقصد واضح کیا۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا باقی نہیں رہا جس کے لیے رہنمائی نہ دی ہو۔ لیکن مسلمانوں نے اسلام سے نظام عبادت، شخصی قوانین اور بعض معاشرتی قوانین کے سوا قرآن وسنت کی ہر طرح کی رہنمائی کا بائیکاٹ کردیا (گویا دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا)

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

- مسلمانوں کا اپنی کتاب قرآن حکیم کو اس طرح غیر موثر کرنا (بعض احکام کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا)، اس سے حدود اللہ تعالیٰ پامال ہو کے رہ گئے۔ زندگی کا ہر شعبہ اسلام کی روشنی سے محروم ہو کر تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ وہ امت جو کبھی تاریخ کی سب سے بڑی قوت تھی آج ایک تماشا بن کے رہ گئی ہے

- چنانچہ اہل کتاب کے اسی رویئے کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی تھی اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ کیا تم کتاب کے اس ایک حصے کو مانتے ہو اور کتاب کے دوسرے حصے کا انکار کر دیتے ہو، جو قوم بھی ایسا کرتی ہے وہ دنیا میں رسوا ہوتی ہے اور آخرت میں بدترین عذاب میں ڈالی جائے گی۔ پیش نظر آیت کریمہ میں بھی ممکن ہے مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہو۔

- ساتھ یہ بھی بتایا انتہائی تاکید اور قسم کے اسلوب میں یعنی یہ لازماً ہو کر رہے گا کہ جن لوگوں کو کتابِ الٰہی دی گئی پھر انہوں نے اس کتاب کے حکامات کے ساتھ یہ سلوک کیا (جو اوپر مذکور ہے) جو حقیقت میں حق کا کتمان ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے ان کی ان کارستانیوں کی بابت ضرور بازپرس کریں گے

- گزشتہ ڈیڑھ ہزار سال سے قیامت تک یہ امت جوابدہی کے کٹھرے میں کھڑی ہے۔ ہر دور کے مسلمانوں کو اپنے متعلق یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی شریعت کے احکام کو ملک کا آئین و قانون بنا کر نافذ کر چکے ہیں یا نہیں اور اگر ہمارا رویہ بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، نماز روزے سے متعلق احکام کی تعمیل سے آگے نہیں بڑھتی تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے اور اس کے سامنے کیسے جوابدہی کر سکیں گے؟

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَۙ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَۙ ﴿٩٧﴾

اِنَّا كَفَيْنٰكَ - یقیناً ہم کافی ہیں تمہاری طرف سے

كَفٰى يَكْفِىْ ، كِفَايَةٌ :کافی ہونا

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ - ان مذاق اڑانے والوں کا

اِسْتَهْزَاَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَآءٌ :مذاق اڑانا (x)

مُسْتَهْزِئ :مذاق اڑانے والا

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ - جو بناتے ہیں

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ - اللہ کے ساتھ دوسرے معبود

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ - سو عنقریب انھیں معلوم ہو جائے گا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ - اور یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا

يَضِيْقُ صَدْرُكَ - سینہ تنگ ہوتا ہے

(ض ي ق) ضَاقَ يَضِيقُ ، ضَيْقًا : تنگ ہونا

صَدْر :سینہ، دل

اردو میں : ضیق (تنگی) [ضیقِ صدر، ضیقِ نفس]، مضائقہ (تنگی، حرج)

بِمَا يَقُوْلُوْنَ - ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَۙ ﴿۹۸﴾ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ﴿۹۹﴾

فَسَبِّحۡ - پس آپ تسبیح کریں

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا : پاکیزگی بیان کرنا، تسبیح کرنا (II)

بِحَمۡدِ رَبِّكَ - اپنے رب کی حمد کے ساتھ

وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ - اور ہو جائیں شامل سجدہ کرنے والوں میں

وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ - اور اپنے رب کی بندگی کرتے رہیں

حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ - یہاں تک کہ آجائے تم پر امر یقینی (موت)

یقین :شک کی ضد ہے،شک کے زائل ہو جانے کے بعد علم و تحقیق کے ساتھ کسی معاملہ کا پایہ ثبوت تک پہنچ جانا،اس لیے یہ لفظ موت کے معنی میں بھی استعمال ہو تا ہے(جیسے یہاں ہوا ہے) کیونکہ موت سے بڑھ کر یقینی چیز کیا ہے۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا
يَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

تمہاری طرف سے ہم اُن مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لیے کافی ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی خدا قرار دیتے ہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا

ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ تم پر بناتے ہیں ان سے تمہارے دل کو سخت کوفت ہوتی ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اس کی جناب میں سجدہ بجالاؤ

اور اُس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے

Surely We suffice to deal with those who scoff at you, those who set up another deity alongside Allah. They shall soon come to know.

We certainly know that their statements sorely grieve you.

When (you feel so) glorify your Lord with His praise and prostrate yourself before Him, and worship your Lord until the last moment (of your life) that will most certainly come.

محمد اقبال

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

سورت کا اختتامیہ (آپ ﷺ کو خطاب)

- اس خطاب کا آغاز فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (۹۴) سے ہوتا ہے۔آپ ﷺ کو تاکید کے ساتھ ہدایت کی جا رہی ہے کہ جو کچھ آپ کو حکم دیا جارہا ہے بے کم وکاست اور بے خوف و خطر اس کو اس کے مخاطبوں تک پہنچادیں اور آپؐ کے خلاف مشرکین جو پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس کو نظر انداز کریں، آپ ان کی مخالفت کی پروانہ کریں ہم ان سے اچھی طرح نمٹ لیں گے۔یہ لوگ آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔
- آپ ﷺ کو کفار کے طنز و تشنیع پر صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے یہاں تالیفاً اس بات کو بیان فرمایا کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ مشرکین آپ کے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں ان سے آپ کو دکھ اور رنج ہوتا ہے، آپ بس اپنے پیغام اور دعوت پر توجہ رکھیں
- اس رنج اور صدمے سے بچنے اور دل کے اطمینان کے لیے آپؐ کو تدبیر بتائی جارہی ہے کہ آپؐ اس ذات بابرکات کی حمد و ثنا کی تسبیح میں لگ جائیں جس کا نام دلوں کے لیے باعث سکون اور جس کی یاد دکھی دلوں کا مرہم ہے، اپنے اہل ایمان ساتھیوں کے ساتھ نماز کا اہتمام کرو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہیں یہاں تک کہ وہ صبح یقین طلوع ہو جائے جس کی خبر آپ لوگوں کو دے رہے ہیں
- ان تکالیف و مصائب سے یہی چیز آپ کے اندر صبر بھی پیدا کرے گی، آپ کا حوصلہ بڑھائے گی اور آپ کو اس قابل بنائے گی کہ دنیا بھر کی گالیوں، مذمتوں اور مزاحمتوں کے مقابلے میں اس خدمت پر ڈٹے رہیں جسکی انجام دہی میں رب کی رضا ہے